حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی

ebooks.i360.pk

تحریر:

محمد نعیم خان

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی

تاریخ داں بتاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے لسلام کے پانچویں بیٹے ارم کے دو لڑکے عادوثمود تھے۔ عاد کی اولاد قوم عاد کہلائی اور اللہ نے اس قوم کی ہدایت کیلئے حضرت ہود علیہ السلام کواپنا نبی بنا کر بھیجا. عاداولی کی ہلاکت کے بعد حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ بچ جانے والی قوم عاد ثانی کے نام سے مشہور ہوئی اور اپنے جداعلیٰ ثمود کی مناسبت سے قوم ثمود کہلائی اسی قوم میں اللہ نے حضرت صالح علیہ السلام کو پیدا کیا۔

ثمود کا دارالحکومت صبحجر تھا جس کو آج مدائن صالح کہا جاتا ہے۔یہ پہاڑی علاقہ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ بارش کا پانی اکھٹا کر کے گزارا کرتے تھے اور چشموں کی بہت قلت تھی . یہ قوم انتہائی طاقتور تھی اتنی طاقتور کہ پہاڑوں کواس طرح کاٹتی تھی جسے نرم زمین' یہ سنگتراشی کے ماہر تھے اس کا اندازہ آج بھی موجود قوم کی باقیات سے لگایا جاسکتا ہے. سورہ الشعراء میں اس کا ذکر ہے کہ وہ پہاڑوں کو تراش کر عمارتیں بنایا کرتے تھے .

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾

تم پہاڑ کھود کھود کر فخریہ اُن میں عمارتیں بناتے ہو (١٤٩) سورہ عراف میں اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے .

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾

یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تم کو زمین میں یہ منزلت بخشی کہ تم اُس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے اور اس کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو پس اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو" (٧٤)

قرآن کی مختلف سورتوں میں حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ سورہ اعراف ,سورہ ھود ، سورہ الشعرا، سورہ نمل ، سورہ القمر ، سورہ الشمس وغیرہ .ان تمام آیات کو جمع کریں تو بات کچھ یوں ہے سورہ اعراف اور سورہ ھود میں الفاظ بلکل ایک جیسے ہیں .

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّـهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَـٰذِهِ نَاقَةُ اللَّـهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّـهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾

اور ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی دلیل آ گئی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اس کو کسی برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک درد ناک عذاب تمہیں آ لے گا (۷۳)

یہی بات سورہ ھود میں بیان ہوئی ہے..

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّـهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾

اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اُس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے وہی ہے جس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور یہاں تم کو بسایا ہے لہٰذا تم اس سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، یقیناً میرا رب قریب ہے اور وہ دعاؤں کا جواب دینے والا ہے" (٦١) جب بھی کسی رسول نے اپنی قوم کو اللہ کا پیغام دیا اس نے ہمیشہ یہی کہا کہ تو جس ہدایت کی طرف بلاتے ہو اس کو تو ہم نے اپنے باپ دادا کے طریقہ میں نہیں پایا . اس کو سورہ ھود میں اس طرح بیان کیا ہے .

قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَـٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾

انہوں نے کہا "اے صالحؑ، اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایسا شخص تھا جس سے بڑی توقعات وابستہ تھیں کیا تو ہمیں ان معبودوں کی پرستش سے روکنا چاہتا ہے جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ تو جس طریقے کی طرف ہمیں بلا رہا ہے اس کے بارے میں ہم کو سخت شبہ ہے جس نے ہمیں خلجان میں ڈال رکھا ہے" (٦٢) حضرت صالح نے اس کے جواب میں اپنی قوم سے کہا..

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّـهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾

صالحؑ نے کہا "اے برادران قوم، تم نے کچھ اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا تھا، اور پھر اس نے اپنی رحمت سے بھی مجھ کو نواز دیا تو اِس کے بعد اللہ کی پکڑ سے مجھے کون بچائے گا اگر میں اُس کی نافرمانی کروں؟ تم میرے کس کام آ سکتے ہو سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ڈال دو (٦٣)

قرآن نے اس قوم کا نقشہ بھی کھینچا ہے کہ یہ قوم زمین میں فساد پھیلاتی اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتی تھی سورہ نمل میں اس کا ذکر ہے ۔ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ اُس شہر میں نو جتھے دار تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے (٤٨) ہمیشہ کی طرح جب اللہ کا رسول اپنے تمام دلائل پیش کر دیتا ہے اور جب ان دلائل کی موجودگی میں ہمیشہ سے وہ لوگ جو کسی قوم کے سردار یا کرتا دھرتا ہوتے ہیں ان کی طرف سے ہمیشہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غریب عوام اور معاشرے کے پسے ہوئے لوگ اس دعوت پر لبیک کہتے ہیں ۔

حضرت صالح کے ساتھ بھی یہی ہوا ۔ اس کا ذکر سورہ عراف میں ہوا ہے ۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾

اُس کی قوم کے سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے، کمزور طبقہ کے اُن لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے کہا "کیا تم واقعی یہ جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا پیغمبر ہے؟" انہوں نے جواب دیا "بے شک جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے اُسے ہم مانتے ہیں" (۷۵) اُن برائی کے مدعیوں نے کہا جس چیز کو تم نے مانا ہے ہم اس کے منکر ہیں" (۷۶) انھونے غاصبانہ طور پر مویشیوں کے پانی پینے کی جگہ پر قبضہ کیا ہوا تھا اور اللہ کے رزق پر بھی قابض بن بیٹھے تھے .

سورہ الشعرا میں اس کا ذکر ہمیں ملتا ہے .

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾

کیا تم اُن سب چیزوں کے درمیان، جو یہاں ہیں، بس یوں ہی اطمینان سے رہنے دیے جاؤ گے؟ (۱۴۶) اِن باغوں اور چشموں میں؟ (۱۴۷) اِن کھیتوں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے رس بھرے ہیں؟ (۱۴۸)

اللہ کی اونٹنی: اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اونٹنی مقرر کرنے کی ضرورت کیوں پیش ای .یہ ضرورت ان تمام دلائل کے انکار اور رسول کی تکذیب کے بعد اونٹنی کا نشان مقرر کیا گیا تاکے چشموں کا پانی مساویانہ طور پر دونوں کے درمیان تقسیم ہو اور یہ ایک طرح کا عہد تھا دونوں کے درمیان. تعظیم کے لیے اس کو اللہ کی اونٹنی قرار دیا گیا بلکل ویسے ہی جیسے کعبہ کو اللہ کا گھر قرار دیا جاتا ہے . اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کا کوئی گھر ہے یا اللہ کی کوئی خاص اونٹنی ہے . یہ کائنات ہی پوری اللہ کی ہے . جیسے اللہ کے گھر کی بربادی کی کوشش خود اس قوم کی بربادی کی نوید ہوتا ہے بلکل ایسے ہی کیوں کہ رسول قوم کا نمائندہ اور اللہ کی طرف سے مامور ہوتا ہے ، اس لیے اس اونٹنی کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے وہ اس معاہدے سے پھر گے جو حضرت صالح اور ان کی قوم کے درمیان طے پایا تھا اور اس کے بعد ان کا ارادہ حضرت صالح اور ان کے ساتھ لوگوں کو قتل کرنے کا تھا . کیوں کہ یہ آخری اقدام تھا اس قوم کی طرف سے اور اس کے بعد وہ حضرت صالح اور ان کے گھر والوں کو قتل کرنے والے تھے اس لیے اللہ نے اپنی سنت کے مطابق اپنے رسول پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی ان پر عذاب نازل کیا اور ان کو ہلاک کر ڈالا .

ان کے قتل کرنے کے ارادے کا ذکر ہمیں سورہ النمل میں ملتا ہے .

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾

اُس شہر میں نو جتھے دار تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے (۴۸) انہوں نے آپس میں کہا "خدا کی قسم کھا کر عہد کر لو کہ ہم صالحؑ اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے اور پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم اس خاندان کی ہلاکت کے موقع پر موجود نہ تھے، ہم بالکل سچ کہتے ہیں" (۴۹)

اللہ نے قرآن میں ان کی چالوں کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے .

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾

یہ چال تو وہ چلے اور پھر ایک چال ہم نے چلی جس کی انہیں خبر نہ تھی (۵۰) اب دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیا ہوا ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا اُن کو اور ان کی پوری قوم کو (۵۱)

یہ کہنا کہ یہ اونٹنی پہاڑ سے نکلی تھی یا پورا پانی پی جاتی تھی سوائے قصے کہانیوں کے اور کچھ نہیں . یہ عہد ان دونوں کے درمیان کیا تھا جس کا ذکر اوپر میں نے پیش کیا ہے . اس کا ذکر ہمیں سورہ الشعرا اور سورہ القمر میں ملتا ہے . جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ان لوگوں نے مویشیوں کے پانی پینے کی جگہوں پر قبضہ کیا ہوا تھا . قَالَ هَـٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری اور ایک معین دن تمہاری باری، (۱۵۵) اس ہی کو سورہ القمر میں یوں بیان کیا ہے.

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ اِن کو جتا دے کہ پانی اِن کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم ہو گا اور ہر ایک اپنی باری کے دن پانی پر آئے گا" (۲۸) مولانا اصلاحی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مویشیوں کے پانی پینے کا گھاٹ شائد ایک ہی ہو . میرے نزدیک یہ بات درست ہے اور رسول قوم کا نمائندہ ہوتا ہے اور حضرت صالح کی اونٹنی ان تمام غریب لوگوں کی اونٹنی کی نمائندہ تھی اور یہ معاہدہ تھا دونوں کے درمیان جسے ان لوگوں نے اونٹنی کو مار کر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی

.پھر سورہ القمر اور سورہ الشمس میں اس کی مزید تفصیل ای ہے . فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ آخر کار اُن لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اُس نے اِس کام کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا (٢٩) كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾ ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر جھٹلایا (١١) جب اُس قوم کا سب سے زیادہ شقی آدمی بپھر کر اٹھا (١٢) تو اللہ کے رسول نے اُن لوگوں سے کہا کہ خبردار، اللہ کی اونٹنی کو (ہاتھ نہ لگانا) اوراُس کے پانی پینے (میں مانع نہ ہونا) (١٣) مگر انہوں نے اُس کی بات کو جھوٹا قرار دیا اور اونٹنی کو مار ڈالا آخرکار اُن کے گناہ کی پاداش میں ان کے رب نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ ایک ساتھ سب کو پیوند خاک کر دیا (١٤) اور اسے (اپنے اس فعل کے) کسی برے نتیجے کا کوئی خوف نہیں ہے (١٥)

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قوم ثمود پر عذاب اونٹنی کو ہلاک کرنے کی وجہ سے نہیں آیا تھا. بلکے اس عہد کی خلاف ورزی اور چشموں پر غاصبانہ قبضے کی وجہ سے آیا . کسی ایک شخص کے اونٹنی کے ہلاک کرنے کی وجہ سے ساری قوم پر عذاب نہیں اتا جب تک کہ پوری قوم اس برائی میں شریک نہ ہو .

جیسا کہ اوپر میں بیان کر چکا ہوں کہ اونٹنی کے قتل کے بعد اب ان کی خفیہ تدبیر حضرت صالح اور ان کے ساتھیوں کا قتل تھا اس لیے اللہ کی حضرت صالح کو خبر کرنے کے بعد کہ ان لوگوں پر عذاب تین دن کے بعد اے گا . ان کو تین دن کی مہلت ملی .

اس لیے اللہ نے وحی کے توسط سے اپنے رسول کو آنے والی آفت کی خبر دی اور ان سے کہا کہ یہ آفت اب تین دن کے بعد اے گی اور ان کو اس عذاب سے بچا لیا اور حضرت صالح اپنے لوگوں کو لے کر وہاں سے نکل گے اس کا ذکر ہمیں سورہ ھود میں ملتا ہے .

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾

مگر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اس پر صالحؑ نے اُن کو خبردار کر دیا کہ "بس اب تین دن اپنے گھروں میں اور رہ بس لو یہ ایسی میعاد ہے جو جھوٹی نہ ثابت ہوگی" (٦٥) آخر کار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور اُس دن کی رسوائی سے ان کو محفوظ رکھا بے شک تیرا رب ہی دراصل طاقتور اور بالا دست ہے (٦٦)

اب یہ عذاب کس صورت میں ان پر آیا اس کا بھی ذکر ہمیں سورہ ھود میں ملتا ہے .

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾

اور ان ظالموں کو ہولناک آواز نے پکڑ لیا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے (٦٧) کہ گویا وہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے سنو! ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا سنو! دور پھینک دیے گئے ثمود! (٦٨)

سورہ ھود میں اس عذاب کو جہاں الصَّيْحَةُ کہا ہے وہیں سورہ عراف میں الرَّجْفَةُ سے اسکی تعبیر کی ہے .

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾

پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے (٧٨)

ثمود کے عذاب کی نوعیت:

مولانا اصلاحی مرحوم نے ثمود کی قوم پر عذاب کی نوعیت اپنے استاد مولانا فراہی مرحوم کے حوالے سے پیش کی ہے . اس کو میں ہو بہو یہاں پیسٹ کر رہا ہوں .

"قرآن مجید میں قوم عاد کی ہلاکت کی جو تفصیل بیان ہوئی ہے اس پر جو شخص بھی غور کرے گا اس سے یہ حقیقت مخفی نہیں رہے گی کہ جس تند ہوا سے وہ ہلاک کیے گئے اس کے ساتھ سرما کے وہ بادل بھی تھے جو ہمیشہ رعد و برق کے

ساتھ نمودار ہوا کرتے ہیں۔قرآن میں جہاں ان کی تباہی کا ذکر ہوا ہے، ہوا کے ساتھ پانی سے خالی بادلوں اور صاعقہ کا بھی ذکر ہوا ہے۔سورۂ احقاف میں ہے:

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضاً مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا(الاحقاف ۲۴-۲۵)"

جب انھوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف بڑھتے دیکھا، بولے یہ تو بادل ہے جو ہمیں سیراب کرنے والا ہے۔بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچائے ہوئے تھے۔یعنی باد تند جس کے اندر ایک دردناک عذاب ہے۔اکھاڑ پھینکے گی ہر چیز اپنے رب کے حکم سے۔" ظاہر ہے کہ یہ تمام خصوصیات موسم سرما کی ہوا اور اس کے بادلوں کی ہیں۔اس زمانے میں باد شمال صرصر کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔خشکی اور قحط کی ایک عام نحوست اور تباہی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔سورۂ قمر میں اسی حالت کی طرف اشارہ ہے:'إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ'(۱۹) (اور ہم نے ان پر بادصرصر چلا دی قائم رہنے والی نحوست کے زمانہ میں)۔اسی طرح حٰمٓ السجدہ میں ہے: 'فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ' (۱۶) (پس ہم نے ان پر باد صرصر چلا دی نحوست کے زمانے میں)۔"

اس کے بعد مولاناؒ نے اپنے دعوے کی تائید میں بعض شعرائے جاہلیت کے حوالے پیش کیے ہیں۔پھر آگے فرماتے ہیں:

"سرما کی یہ تند ہوائیں جب چلتی ہیں تو دھاریوں والے سرخ بادلوں کے ٹکڑے، اولے اور رعد و برق کی آفتیں اپنے ساتھ لاتی ہیں۔کلام عرب میں اس کی تمام تفصیلات ملتی ہیں"‘‘......

حٰمٓ السجدہ میں قوم عاد کے عذاب کے ذیل میں صاعقہ یعنی کڑک اور چمک کی بھی تصریح ہے:'فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ' (۱۳) (اگر وہ اعراض کریں تو ان کو باخبر کر دو کہ میں تم کو اس طرح کی کڑک کے عذاب سے ڈراتا ہوں، جیسا عاد اور ثمود پر نازل ہوا)۔"

"اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ ان کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بادلوں، تند ہوا اور ہولناک کڑک کا عذاب نازل فرمایا لیکن اصل تباہی ہوا کے تصرفات سے واقع ہوئی اس وجہ سے اگر اثر سے موثر پر استدلال کا طریقہ اختیار کیا جائے تو یہ

بات بھی نکلتی ہے کہ ثمود پر اللہ تعالیٰ نے دھاریوں والے بادل بھیجے جن کے اندر ہولناک کڑک اور بہرا کر دینے والی چیخ بھی تھی جس طرح قوم عاد پر ہوا کے ساتھ رعد و برق والے بادل بھیجے۔چونکہ ثمود کی تباہی صاعقہ ہی کے ذریعے سے واقع ہوئی......... اس وجہ سے صرف اسی کا ذکر کیا، بادلوں کا کوئی ذکر نہیں کیا لیکن التزامی طور پر ثبوت ان کا بھی ہوتا ہے۔اسی طرح عاد کے ذکر میں ہوا کا ذکر بار بار کیا ہے لیکن بادلوں کا ذکر صرف ایک ہی جگہ کیا ہے۔ “

